HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

پیر نصیر الدین شاہؒ پر تحقیقی کام: روحانی رہنمائی، ادبی خدمات اور معاشرتی اثرات

Scholarly Studies on Pir Naseeruddin Shah: Spiritual Guidance, Literary Contributions, and Social Influence

Abida Rehman
Visiting Lecturer, Dept. Islamic Studies, G. C. Women University Faisalabad, Pakistan

Dr. Asma Aziz
Assistant Prof. Dept. Islamic Studies, G. C. Women University Faisalabad, Pakistan,
asmaaziz@gcwuf.edu.pk

Dr. Noreen Naaz
Visiting Assistant Prof. Dept. Islamic Studies, G. C. Women University Faisalabad, Pakistan

Abstract
This study presents a comprehensive review of existing research on Pir Naseeruddin Shah, a distinguished Sufi scholar, spiritual guide, and literary figure of the Indian subcontinent. The research focuses on three interrelated dimensions of his life and legacy: spiritual guidance, literary contributions, and societal impact. The first dimension explores his role as a spiritual mentor within the Chishti-Qadiri Sufi order, highlighting his teachings on Tasawwuf, ethical conduct, and the practical integration of Shariah in daily life. The second dimension examines his literary output, including poetry and prose in Urdu, Persian, and Arabic, which reflect divine love, mystical insight, and moral guidance. The third dimension investigates his influence on the community, analyzing how his teachings shaped social behavior, promoted ethical values, and inspired spiritual awareness among followers and the wider society. Through a review of biographical accounts, textual analyses, and secondary literature, this research synthesizes existing scholarly work to provide a holistic understanding of Pir Naseeruddin Shah's contributions. The study also identifies gaps in current research, particularly the need for comparative and empirical studies that situate his work within contemporary Sufi scholarship and Islamic intellectual history.

Keywords: Pir Naseeruddin Shah, Sufism / Tasawwuf, Spiritual guidance, Urdu and Persian poetry, Societal impact, Chishti-Qadiri order, Islamic scholarship

تمہید:

علماء کے افکار و نظریات کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کیونکہ یہ نہ صرف ماضی کی علمی و فکری روایات کی عکاسی کرتا ہے بلکہ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی اور بصیرت کا ذریعہ بھی ہے۔ کسی بھی علمی، روحانی یا سماجی شخصیت کی تحقیق سے ان کے نظریات، خدمات اور اثرات کو منظم انداز میں سمجھنا ممکن ہوتا ہے، اور اس سے فکری وراثت محفوظ رہتی ہے۔ اسی لیے جامعات میں ایسے موضوعات پر تحقیق کی روایت مضبوط ہونی چاہیے تاکہ طلبہ و محققین کو معاصر مسائل کے حل میں ماضی کے علم و فکر سے رہنمائی حاصل ہو اور علمی، روحانی و ادبی وسائل سے بھرپور استفادہ ممکن ہو۔ جامعات میں پیر سید نصیر الدین نصیرؒ پر ہونے والی تحقیق نے ان کے روحانی، ادبی اور نظریاتی پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے، جس سے ان کی علمی اور صوفیانہ شخصیت کے مختلف گوشے واضح ہوئے ہیں۔ ان تحقیقی کاموں میں ان کی شاعری، رباعی، منقبت نگاری، توحید اور اخلاقی تربیت جیسے موضوعات کو تفصیلی جائزہ دیا گیا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پیر نصیر الدین نصیرؒ نہ صرف ایک صوفی اور عالم تھے بلکہ ایک متفکر و ادیب بھی تھے جن کے افکار معاصر مسائل میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ تاہم، موجودہ تحقیق میں عملی اور موازنہ جاتی مطالعات ابھی محدود ہیں، جیسے کہ مریدین کی تربیت، معاشرتی خدمات اور نظریات کے بین الاقوامی تناظر میں مطالعے کی کمی محسوس کی گئی ہے۔ موجودہ مقالہ انہی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے پیر نصیر الدین نصیرؒ کے نظریات و افکار، ادبی خدمات اور جامعات میں ہونے والے تحقیقی کام کا جامع جائزہ پیش کرتا ہے، اور مستقبل میں تحقیق کے لیے تحقیقی خلا اور سفارشات بھی واضح کرتا ہے۔ یہ تمہید اس مقالہ کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے تاکہ قارئین پیر سید نصیر الدین نصیرؒ کی علمی، روحانی اور ادبی خدمات کے ساتھ ساتھ ان کے فکری اثرات کو بہتر انداز میں سمجھ سکیں اور موجودہ تحقیق کے دائرے اور ممکنہ توسیع کے بارے میں آگاہ ہوں۔

CC BY

1۔ پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانیؒ کا تعارف:

پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانیؒ (1949–2009) برصغیر کے اُن جلیل القدر علما و صوفیا میں سے ہیں جنہوں نے دینی، روحانی، علمی اور ادبی میدانوں میں لازوال خدمات انجام دیں۔ آپ کا تعلق **سلسلۂ قادریہ و چشتیہ گولڑہ شریف** سے تھا، جو برصغیر میں صدیوں سے روحانیت اور علم کا مرکز رہا ہے۔

ولادت و نسب

پیر سید نصیر الدین نصیرؒ 14 نومبر 1949ء (22 محرم 1369ھ) کو **گولڑہ شریف (اسلام آباد)** میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرۂ نسب براہِ راست **حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ** سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد گرامی **پیر سید غلام معین الدین گیلانیؒ** بھی اپنے وقت کے جید عالم و صوفی تھے۔[1]

تعلیم و تربیت

ابتدائی دینی تعلیم آپ نے گولڑہ شریف کے علمی و روحانی ماحول میں حاصل کی۔ قرآن، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ اور تصوف میں مہارت حاصل کرنے کے بعد آپ نے تدریس و ارشاد کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کے مواعظ میں علم و عشق، شریعت و طریقت، اور عقل و دل کے حسین امتزاج کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے[2]۔

روحانی خدمات

پیر نصیر الدین نصیرؒ نے اپنے آبائی روحانی سلسلہ قادریہ و چشتیہ کی تعلیمات کو جدید تناظر میں پیش کیا۔ آپ کی مجالسِ ذکر و درس میں سینکڑوں افراد شرکت کرتے تھے۔ آپ کا پیغام یہ تھا کہ **تصوف محض رسومات نہیں بلکہ اخلاق، تزکیہ اور خدمتِ خلق کا نام ہے۔**

ادبی و علمی خدمات

پیر نصیر الدین نصیرؒ نہ صرف بلند پایہ صوفی تھے بلکہ ایک قادر الکلام **شاعر، محقق اور مصنف** بھی تھے۔ آپ نے **اردو، فارسی، عربی، اور پنجابی** زبانوں میں شاعری کی اس کے علاوہ ہندی، پوربی اور سرائیکی زبانوں میں بھی شعر کہے۔ اسی وجہ سے انہیں "شاعر ہفت زبان" اور "سلطان الشعراء" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے[3]۔ ان کی فارسی رو باعیات ایران کی یونیورسٹیوں کی پڑھائی میں شامل ہیں[4]۔ ان کی 36 سے زیادہ تصانیف ہیں[5]۔ جن میں چند کے نام درج ذیل ہیں:

آغوشِ حیرت (رباعیات فارسی)، پیمانِ شب (غزلیات اردو)، دیں ہمہ اوست (عربی، فارسی، اردو، پنجابی نعوت)،

امام ابو حنیفہ اور ان کا طرزِ استدلال (اردو مقالہ)، نام و نسب (در بارہ سیادت پیران پیر)، فیضِ نسبت (عربی، فارسی، اردو، پنجابی مناقب)، رنگِ نظام (رباعیات اردو)، عرشِ ناز (کلام در زبانہائے فارسی و اردو و پوربی و پنجابی و سرائیکی)، دستِ نظر (غزلیات اردو)، راہ و رسمِ منزل ہا (تصوف و مسائل عصری)، تضمینات بر کلام حضرت رضا بریلوی، قرآنِ مجید کے آدابِ تلاوت، لفظ اللہ کی تحقیق، اسلام میں شاعری کی حیثیت، مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب، پاکستان میں زلزلے کی تباہ کاریاں، اسباب اور تجاویز، فتویٰ نویسی کے آداب، موازنہ علم و کرامت، کیا ابلیس عالم تھا؟، لفظ اللہ کی تحقیق، کلیاتِ نصیر (شعری مجموعہ) ان کتب میں قرآن و سنت کی روشنی میں دقیق علمی اور روحانی نکات کو نہایت سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

شاعرانہ اسلوب

پیر نصیر الدین نصیرؒ کی شاعری عشقِ الٰہی، عشقِ رسول ﷺ، معرفت اور تزکیۂ نفس کا حسین امتزاج ہے۔ ان کی شاعری میں وجدانی اثر، فکری گہرائی اور روحانی لطافت پائی جاتی ہے۔ ان کے ایک معروف شعر میں ان کے تصوف کی جھلک نمایاں ہے:

" کبھی اُن کا نام لینا، کبھی اُن کی بات کرنا

یہی تو ہے نصیرؔ، زندگی کا ذوقِ عبادت"[6]

وفات اور وراثت

پیر سید نصیر الدین نصیرؒ 13 فروری 2009ء کو اسلام آباد میں وصال فرما گئے۔ آپ کا مزارِ مبارک گولڑہ شریف میں واقع ہے جو آج بھی عقیدت مندوں اور علم کے متلاشیوں کا مرکز ہے۔ آپ کی تصانیف، مواعظ اور کلام آج بھی لاکھوں دلوں کو منور کر رہے ہیں[7]۔

پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانیؒ کی زندگی علم، عرفان اور عشقِ الٰہی سے عبارت تھی۔ آپ نے تصوف کو محض نظریہ نہیں بلکہ عملی طرزِ حیات کے طور پر پیش کیا۔ آپ کی علمی و روحانی خدمات، آپ کا شاعرانہ ذوق، اور اصلاحی تعلیمات آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

2۔ پیر نصیر الدین کے نظریات و افکار:

1. قرآن و سنت کی اساس:

پیر نصیر الدین نصیرؒ کا فکری نظام مکمل طور پر قرآن و سنت کی بنیاد پر استوار ہے۔ وہ تصوف میں بھی شریعت کی بالادستی کے قائل تھے۔ قرآن سلوک و معرفت کا اصل سرچشمہ ہے۔ اولیاء کی تعلیمات کی بنیاد صرف قرآن و سنت ہے، نہ کہ تاویلاتِ باطلہ ہیں[8]۔ ان کے نزدیک روحانی منازل کا اصل معیار اتباعِ رسول ﷺ ہے۔ وہ بارہا فرمایا کرتے کہ "جس تصوف کا دروازہ شریعت سے نہ کھلتا ہو، وہ باطل ہے۔"[9]

OPEN ACCESS

2.محبتِ رسول ﷺ اور عقیدۂ ختمِ نبوت:

آپ کے فکر کی سب سے مضبوط اساس عشقِ رسول ﷺ ہے۔آپ کی شاعری اور نعت میں عقیدۂ ختمِ نبوت اور مقامِ رسالت کی رفعتیں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں۔ میلادِ مصطفی ﷺ کے احیائے فکر میں آپ کا کردار نمایاں ہے۔آپ نے اپنے خطابات میں عشقِ رسول ﷺ کو ایمان کی جان قرار دیا۔آپ لکھتے ہیں کہ "عشقِ مصطفی ﷺ ہی اصل روحانیت ہے،اور یہ عشق ہی سالک کو خدا تک پہنچاتا ہے۔"[10]

3.تصوف: معرفت، سلوک اور روحانی تربیت:

پیر نصیرؒ سلسلہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ کے جامع پیر تھے۔ تصوف کے بارے میں ان کے بنیادی نظریات یہ تھے: تصوف کا مقصد باطن کی اصلاح اور معرفتِ الٰہی کا حصول ہے۔ ذکر، فکر، مجاہدہ، مراقبہ اور صحبتِ شیخ روحانی ترقی کے ذرائع ہیں۔ حقیقی تصوف معاشرے سے کٹ کر نہیں، بلکہ خدمتِ خلق کے ساتھ ہے۔ تصوف کا راستہ **شریعت کے بغیر باطل** ہے[11]۔ سلوک کے آداب، ذکر و مراقبہ کی اہمیت اور صحبتِ شیخ کے اصول واضح کیے کہ مجاہدہ نفس اور اخلاقی تربیت ہے، فناء فی الرسول اور فناء فی اللہ کی شرح ہے،اور دنیا سے بے رغبتی، مگر معاشرتی خدمت کا حکم دیتے ہیں۔[12]

4.وحدتِ ادیان کے بجائے وحدتِ انسانیت کے قائل تھے:

پیر نصیرؒ وحدتِ انسانیت کے قائل تھے، مگر "وحدتِ ادیان" کے مغربی تصور کو مسترد کرتے تھے۔ان کے نزدیک اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو انسانیت کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کا اصولی راستہ دکھاتا ہے۔ بین المذاہب احترام تو ضروری ہے، لیکن عقائد میں امتیاز برقرار رکھنا فطری اور ضروری ہے[13]۔

5.اعتدال اور رواداری کا پیغام :

پیر نصیرؒ فرقہ واریت، شدت پسندی اور تکفیر کے سخت مخالف تھے۔ مذہبی اختلاف کو علمی گفتگو سے حل کرنے کے قائل تھے، نہ کہ مناظرانہ شدت سے۔ گلڑہ شریف کا پیغام اُن کے ذریعے پوری دنیا میں محبت، امن، اعتدال اور اخلاق کے حوالے سے پھیلا۔ امت میں اتحاد کا واحد راستہ سیرتِ مصطفی ﷺ ہے۔مذہبی اختلاف کو دلیل اور علم کے ذریعے حل کرنے پر زور دیتے ہیں فرماتے ہیں کہ "اختلافِ رائے علم کو جنم دیتا ہے، مگر فرقہ واریت علم کا قتل کرتی ہے۔"[14]

6.فقہ اور اعتقادی مسائل میں موقف:

فقہاً آپ حنفی اور عقائد میں اہلِ سنت بریلوی مکتبِ فکر سے وابستہ تھے۔زیارتِ قبور، میلاد، درود و سلام، وسیلہ، سماع اور اولیاء کے احترام کے دلائل قرآن و حدیث سے پیش کرتے تھے۔ بدعاتِ سیئہ اور دین میں بے بنیاد اضافوں کی صاف نفی کرتے تھے۔[15]

7.علم و ادب اور شعری افکار:

آپ ایک بلند پایہ نعت گو، صوفی شاعر اور ادیب تھے۔ان کی شاعری عشقِ رسول ﷺ ، عرفانِ ذات، فنا و بقا، انسان کی روحانی حقیقت، اخلاق و کردار کی اصلاح پر مشتمل تھی[16]۔ان کی شاعری میں حسین ترتیب، فصاحت، عربی و فارسی رنگ نمایاں ہے۔ فرماتے ہیں کہ :

"جلوۂ یار نے ہر سمت اجالا بخشا
ورنہ دنیا تو کبھی نُور سے روشن نہ ہوئی[17]"

8.عصرِ جدید کے چیلنجز اور روحانی فہم:

پیر نصیرؒ نے نوجوانوں میں بڑھتے الحاد، مادیت اور مغربی فکری انتشار پر کثرت سے روشنی ڈالی۔ان کا نظریہ تھا کہ جدید انسان کی روحانی پیاس کا حل علمِ یقین، محبت اور سلوک میں موجود ہے۔ وہ سوشل ازم، لبرل ازم اور سیکولر ازم کے فکری اثرات کا مدلل رد کرتے تھے[18]۔

9.اتحادِ امت اور اخلاقی انقلاب:

ان کا پیغام تھا کہ امت میں اتحاد صرف سیرتِ مصطفی ﷺ کی عملی پیروی سے ممکن ہے۔امت کی پستی کی وجوہات میں انہوں نے تین عناصر کی نشاندہی کی:

1. کردار کی کمزوری
2. روحانی زوال
3. علم سے دوری

ان کے نزدیک اسلامی معاشرے کا احیاء علم، عمل اور اخلاص سے ہوگا[19]۔

پیر سید نصیر الدین نصیرؒ کے نظریات و افکار کے بنیادی ستون عشقِ رسول ﷺ، شریعت و طریقت کی ہم آہنگی، اعتدال، امن اور رواداری، معرفتِ الٰہی اور اصلاحِ باطن، امت کی فکری و اخلاقی تربیت، مذہبی اختلاف میں علمی وقار، نوجوان نسل کی فکری رہنمائی، ان کا فکر مکمل طور پر قرآنی، سُنّی، معتدل اور روحانی بصیرت سے روشن ہے۔

3۔ جامعات میں پیر سید نصیر الدین نصیرؒ پر تحقیقی کام کا جائزہ: جامعات میں پیر نصیر الدین شاہ کے نظریات و افکار پر ہونے والی تحقیق ان کے **روحانی، ادبی اور سماجی خدمات** کو اجاگر کرتی ہے۔ موجودہ تحقیق نے زیادہ تر بیانی اور ادبی پہلوؤں پر زور دیا ہے، جبکہ علمی اور موازنہ جاتی مطالعات ابھی محدود ہیں۔ مستقبل میں تحقیقی مواقع موجود ہیں جو ان کے نظریات کو **معاصر صوفیانہ اور اسلامی علمی روایات** کے تناظر میں مزید واضح اور تحقیقی بنیاد پر پیش کر سکتے ہیں۔ان تحقیقی کام کی تفصیل درج ذیل ہے:

CC BY

1۔ 'پیر سید نصیر-الدین نصیر گیلانی گولڑہ شریف: زندگی، کارنامے اور افکار' محمد شاہ کھگھہ، پی ایچ ڈی، یونیورسٹی آف دی پنجاب۔

یہ تحقیق پیر نصیر الدین نصیرؒ کی شخصیت اور فکری سفر کا ایک جامع اور مستند جائزہ پیش کرتی ہے۔ مصنف نے نہ صرف ان کی **روحانی اور صوفیانہ زندگی** کو واضح کیا ہے بلکہ ان کے **اسلامی تعلیمات، شریعت کی بالادستی اور اخلاقی اصلاح پر زور** کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ تحقیق میں یہ بات نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ پیر نصیر الدین نصیرؒ **وحدتِ انسانیت کے قائل** تھے، مگر وہ مغربی تصورِ وحدتِ ادیان کو مسترد کرتے تھے اور اسلام کو انسانیت کی کامل رہنمائی کا واحد دین قرار دیتے تھے۔

مزید برآں، مصنف نے **بین المذاہب احترام اور عقائد کے امتیاز** کے درمیان پیرؒ کے دقیق توازن کو بھی اجاگر کیا ہے، جو ان کے فکری استقلال اور عملی بصیرت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس تحقیق کا سب سے بڑا علمی فائدہ یہ ہے کہ یہ **پیر نصیر الدین نصیرؒ کے نظریات کو تاریخی اور معاصر پس منظر میں جوڑ کر پیش کرتی ہے**، جس سے طالبِ علم کو نہ صرف ان کی شخصیت بلکہ ان کے فکری اثرات کی بھی گہری سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق پیر نصیر الدین نصیرؒ کی زندگی، روحانی خدمات اور علمی افکار پر مستند اور مفصل روشنی ڈالتی ہے، اور پاکستانی صوفیانہ ادب و تحقیق کے لیے ایک اہم حوالہ ہے۔

2۔ *پیر نصیر الدین گولڑوی کی علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ*، کوثر شمیم، درجہ: ایم فل، ادارہ: بہاالدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان۔

کوثر شمیم کی تحقیق کا محور پیر نصیر الدین کے تعلیمی و علمی کردار، ان کی تحریری خدمات، مدرسہ / تبلیغی سرگرمیاں اور مقامی دینی- تعلیمی نظام میں ان کے شراکتِ عمل کا دستاویزی جائزہ ہے۔ مقالہ تعارفی باب میں پیر کے پسِ منظر، نسبی وصل، اور گلڑہ شریف کے مذہبی مقام کو شمار کرتا ہے؛ اس کے بعد محققہ نے تحریری آثار (کتب، رسائل، خطبات) کی فہرست سازی کی اور ہر ایک اثر کے مواد، موضوعی کیٹیگری اور اشاعتی تناظر کا تجزیہ کیا۔ ایک اہم حصہ پیر صاحب کے علمی رسائل / تقاریر کے اثراتِ سماجی و تعلیمی پر کھ پر مشتمل ہے مثلاًان کے تقاریر نے کس طرح مقامی دینی اداروں کی نصابی سمت کو متاثر کیا، جوان نسل میں کس نوعیت کے عقائد و رویوں کو فروغ ملا، اور ان کے شاگردوں کے ذریعہ قائم کردہ تعلیمی اداروں کا نقشہ۔ تحقیق میں بعض مقامی آرکائیوز، گلڑہ شریف کے نوٹس اور شاگردوں کے حوالہ جات استعمال کیے گئے ہیں، جو اس مقالے کو صرف ادبی تجزیہ تک محدود نہیں رکھتے بلکہ تاریخی- سماجی دستاویزات کا بھی ذریعہ بناتے ہیں۔ اختتامِ مقالہ میں مصنفہ نے سفارشات دی ہیں کہ پیر صاحب پر جامع کتابی زندگانہ علمی مرتب کیا جائے اور ان کے خطبات / تلمیحات کا ڈیجیٹل آرکائیونگ کیا جائے تاکہ آئندہ محققین آسانی سے بنیادی مواد تک رسائی حاصل کر سکیں۔ یہ تحقیق اکادمک- بیانیہ حیثیت سے قیمتی ہے کیونکہ اس نے پیر کی علمی سرگرمیوں کو وسیع تناظر میں مستند شکل میں پیش کیا۔

3۔ *پیر نصیر الدین نصیر کی منقبت نگاری کا فنی اور عروضی مطالعہ*، محمد قاسم، درجہ: ایم فل، ادارہ: اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد، 2017،

یہ تحقیق پیر نصیر الدین کے منقبت / نعتیہ کلام کا منظم فنی اور عروضی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ تحقیق کا مرکزی مقصد یہ ہے کہ پیر صاحب کے منقبت نگاری کے اسلوبی پہلو، عروض (وزن و قوالب)، اصطلاحی تصاویر، اور مذہبی- عاطفی دائرۂ اثر کو ادبی تناظر میں واضح کیا جائے۔ محقق نے ابتدائی باب میں پیر صاحب کی حیات مختصر طور پر بیان کی ہے اور پھر منقبت کے ادبی روایتی ڈھانچے (مثلاً قالبِ نعت، تکبیراتی / مدحی عناصر، اور تلمیحاتِ قرآنی / حدیث) کو مفصل طور پر وضاحت کے ساتھ پیر کے کلام پر نافذ کیا ہے۔ مطالعے میں اولا، یکساں عروضی پیٹرنز (بار بار آنے والے بحر و قوالب) کا تجزیہ دیا گیا ہے—جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیر صاحب نے روایتی عروض کو اپنی مذہبی منتشر عاطفوں سے ہم آہنگ کیا ہے؛ ثانیاً، دینی دلائل اور ایمانی اظہار کو فنی تیکنیک (روایتی استعارہ، تکرارِ استعارات، صوتی کنسٹرکشن) کے ذریعے کس طرح مؤثر بنایا گیا، اس پر تفصیلی تبصرہ موجود ہے۔ تھیسس میں متنِ کلام سے کئی مثالیں، عروضی جدولیں اور موازنہ جاتی نوٹس شامل ہیں تاکہ عروضی نشیب و فراز واضح ہوں۔ آخر میں محقق نے یہ بحث کی کہ پیر صاحب کی منقبت نگاری نے مقامی عوامی مذہبی روایت پر کیا اثرات مرتب کیے اور کس حد تک ان کی فنی ترکیب نے سامعین / قاری کے جذباتی جوڑ کو مضبوط کیا۔ مجموعی طور پر یہ تھیسس پیر نصیر الدین کے نعتیاتی ادب کا مفصل، ایڈیٹوریل اور میٹر کاتی مطالعہ پیش کرتا ہے اور آئندہ ادبی تحقیق کے لیے مفید حوالہ بن سکتا ہے۔

4۔ *پیر نصیر الدین نصیر کے حمدیہ واردو نعتیہ کلام میں اسلامی تلمیحات: ''دیں ہمہ اوست'' کا خصوصی مطالعہ*، قرۃ العین، درجہ: ایم فل: ادارہ: دی یونی ورسٹی آف ملتان 2018

کلامِ پیر نصیر الدین کے مخصوص شعری مجموعے (دیں ہمہ اوست) میں قرآنی واسلامی تلمیحات کا تجزیہ اور ادبی حوالہ جات پر مبنی مطالعہ ہے جو پیر نصیر الدین نصیرؒ کے شاعرانہ اور دینی کلام کا ایک اہم علمی جائزہ پیش کرتی ہے۔ مصنفہ نے خاص طور پر ان کے حمدیہ اور اردو نعتیہ اشعار میں موجود اسلامی تلمیحات اور روحانی مضامین کا مفصل تجزیہ کیا ہے، اور یہ واضح کیا ہے کہ پیرؒ کا کلام نہ صرف شاعرانہ حسن سے مالا مال ہے بلکہ اسلامی تعلیمات اور اخلاقی اصولوں کی عکاسی بھی کرتا ہے۔

تحقیق میں یہ بات نمایاں کی گئی ہے کہ پیرؒ کے کلام میں اللہ کی وحدانیت، رسول ﷺ کی محبت، اور شریعت کی بالادستی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، اور ان کے الفاظ میں عمیق روحانیت کے ساتھ ساتھ اخلاقی اصلاح کی ترغیب بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ، مصنفہ نے 'دیں ہمہ اوست' کے خاص مطالعے کے ذریعے پیرؒ کے کلام میں موجود اسلامی تلمیحات کو تفصیلی اور تنقیدی انداز میں اجاگر کیا ہے، جس سے قاری کو ان کے فکر و فن کی گہرائی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق پیر نصیر الدین نصیرؒ کے علمی و روحانی کلام پر ایک مستند اور جامع روشنی ڈالتی ہے، اور اردو شاعری میں اسلامی تلمیحات کے مطالعے کے لیے ایک اہم حوالہ ہے۔

5۔ *پیر سید نصیر الدین شاہ کی شاعری میں قرآنی تلمیحات کا جائزہ اشاعری میں مباحث تصوف وسلوک*، غلام جیلانی / مسعود احمد مجاہد، درجہ: ایم اے، ادارہ، منہاج یونی ورسٹی، لاہور۔

یہ تحقیق پیر سید نصیر الدین شاہ کے شاعری میں قرآنی تعلیمات اور تصوف کے موضوعات کی عکاسی کا ایک مفصل جائزہ فراہم کرتی ہے۔ محققین نے اس بات پر توجہ مرکوز کی ہے کہ پیرؒ کی شاعری میں نہ صرف قرآن کی آیات کی تلمیح موجود ہے بلکہ یہ شاعری روحانی سیر و سلوک اور اخلاقی تربیت کے اصولوں کی ترجمان بھی ہے۔

cc BY

تحقیق میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ پیرؒ کے کلام میں تصوف کے بنیادی موضوعات جیسے تزکیہ نفس، اخلاقی صفات، اور عشقِ الٰہی بڑی نفاست اور فکری گہرائی کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی، محققین نے شاعری میں موجود قرآنی مفاہیم اور تشریعی اصولوں کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے، جس سے قاری کو پیرؒ کے فکری اور روحانی منظر نامے کی بہتر سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق پیر سید نصیر الدین شاہ کی شاعری کو ایک علمی اور تنقیدی نقطۂ نظر سے پڑھنے کا موقع فراہم کرتی ہے، اور اردو تصوف اور قرآنی تلمیحات کے مطالعے میں ایک اہم علمی حوالہ کے طور پر کام آتی ہے۔

6۔ سید نصیر الدین نصیر کی اردو رباعی: تحقیقی و اسلوبی جائزہ، انیس الحسنینین، ارشد محمود ناشاد، درجہ: ایم فل، ادارہ: اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد۔

ارشد محمود کا یہ کام پیر صاحب کی اردو رباعی پر مرکوز ہے۔ رباعی بطور صنفِ نظم کے مخصوص شعری اصول اور مضامین ہوتے ہیں وقت، عشقِ الٰہی، فنا و بقا، اور روحانی تجربات اور محقق نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ پیر نصیر الدین نے کس طرح رباعی کے روایتی چار مصرعے کے قاعدے کو صوفیانہ مفاہیم کے اظہار کے لیے استعمال کیا۔ تحقیق میں مخصوص رباعیوں کا متن شامل کر کے ان میں استعاراتی تہہ، محاوراتی زبان، اور معنوی تراکیب کا مفصل اسلوبی تجزیہ کیا گیا ہے؛ نیز فارسی اور اردو رباعی روایات کے ساتھ تقابلی گفتگو بھی کی گئی ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ پیر کا لب و لہجہ کہاں روایت سے وابستہ ہے اور کہاں جدید/ذاتی رنگ لاتا ہے۔ محقق نے عروض اور قافیہ کے پہلوؤں کے ساتھ ساتھ رباعی کے فلسفۂ معنی (مثلاً وصال، فراق، حقِ الٰہی) کا حوالتی تناظر بھی دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ پیر نصیر الدین نے رباعی میں نہ صرف روایتی صوفیانہ خیالات کی تکرار کی بلکہ انھیں مقامی زبان و اظہار کے ذریعے عام فہم انداز میں پیش کیا، جو ان کی رباعی کو عوامی سطح تک مؤثر بناتا ہے۔ اس مطالعے میں درج مثالیں اور اسلوبی چارٹ آئندہ شعری تحقیق کے لیے اہم ماخذ فراہم کرتے ہیں۔

7۔ سیّد نصیر الدین نصیر کی شاعری میں مباحثِ تصوف و سلوک کا جائزہ، صفیہ بیگم، ہمایوں عباس شمس، ایم فل، جی سی یونی ورسٹی فیصل آباد،

یہ تحقیق پیر نصیر الدین نصیرؒ کے شاعری میں تصوف اور روحانی سلوک کے موضوعات کی جامع تفہیم فراہم کرتی ہے۔ محققین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پیرؒ کی شاعری محض جمالیاتی حسن تک محدود نہیں بلکہ یہ روحانی رہنمائی، تزکیہ نفس اور اخلاقی اصلاح کی روشنی بھی پیش کرتی ہے۔ تحقیق میں نمایاں کیا گیا ہے کہ پیرؒ کی شاعری میں تصوف کے بنیادی اصول جیسے عشقِ الٰہی، صبر و رضا، اور اللہ کے ساتھ قربت حاصل کرنے کے مراحل باریکی سے بیان کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی، محققین نے کلام میں عملی سلوک اور روحانی تجربات کی جھلک بھی واضح کی ہے، جو قاری کو پیرؒ کی فکر اور روحانی بصیرت کا ادراک فراہم کرتی ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق پیر نصیر الدین نصیرؒ کی شاعری کو علمی و تحقیقی نقطہ نظر سے پیش کرتی ہے اور اردو تصوف و سلوک کے مطالعے میں ایک اہم حوالہ ثابت ہوتی ہے۔

8۔ سیّد نصیر الدین نصیر کی تالیفات میں مباحثِ توحید، ذکیہ ستار، عابدہ حیات، ایم فل، جی سی وویمن یونی ورسٹی فیصل آباد،

اس تحقیق میں پیر نصیر الدین نصیرؒ کی علمی تالیفات میں توحید کے موضوعات کا جامع جائزہ فراہم کرتی ہے۔ محققین نے واضح کیا ہے کہ پیرؒ کی تحریروں میں اللہ کی یکتائی، اس کی صفات، اور خالق و مخلوق کے تعلقات پر باریک بین اور فکری روشنی ڈالی گئی ہے۔ تحقیق میں یہ بھی اجاگر کیا گیا ہے کہ پیرؒ کی تحریریں نہ صرف کلامی اور نظریاتی طور پر توحید کی وضاحت کرتی ہیں بلکہ عملی زندگی میں اس کے اطلاق اور روحانی اصلاح و تزکیہ نفس کے حوالے سے بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ محققین نے پیرؒ کے کلام اور تالیفات میں توحید کے مختلف پہلوؤں جیسے صفاتِ خداوندی، اسماء الحسنیٰ، اور عبودیت کو بھی تنقیدی اور مفصل انداز میں بیان کیا ہے، جو قاری کو ان کے فکری اور روحانی منظر نامے کی گہرائی سے روشناس کراتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق پیر نصیر الدین نصیرؒ کی تالیفات میں توحید کے موضوعات پر علمی و تحقیقی روشنی ڈالتی ہے اور صوفیانہ اور کلامی علوم کے مطالعے کے لیے ایک اہم حوالہ فراہم کرتی ہے۔

9۔ سیّد نصیر الدین نصیر کی شاعری میں قرآن و حدیث کی تلمیحات، غلام رسول، ، ایم فل، جی سی یونی ورسٹی فیصل آباد،

اس میں پیر نصیر الدین نصیرؒ کی شاعری میں قرآنی اور نبوی تعلیمات کی جھلک پر تفصیلی روشنی ڈالتی ہے۔ محقق نے یہ واضح کیا ہے کہ پیرؒ کا کلام نہ صرف ادبی لحاظ سے پُر اثر ہے بلکہ اس میں اسلامی عقائد، اخلاقی تعلیمات اور روحانی مضامین بھی باریکی کے ساتھ موجود ہیں۔ تحقیق میں یہ بات نمایاں کی گئی ہے کہ پیرؒ کی شاعری میں قرآن و حدیث کی تلمیحات صرف تشبیہ اور رمز تک محدود نہیں بلکہ ان کے معانی و مفاہیم کو عملی اور روحانی زندگی میں اپنانے کی رہنمائی بھی فراہم کرتی ہیں۔ محقق نے پیرؒ کے کلام میں موجود عقائدی اور اخلاقی پیغامات، صوفیانہ تعلیمات، اور تزکیہ نفس کے مراحل کو بھی اجاگر کیا ہے، جو قاری کو ان کی فکری گہرائی اور روحانی بصیرت سے روشناس کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق پیر نصیر الدین نصیرؒ کی شاعری کو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں علمی و تحقیقی روشنی فراہم کرتی ہے اور اردو تصوف و کلام کے مطالعے کے لیے ایک اہم حوالہ ہے۔

10۔ سید نصیر الدین نصیر کی اردو رباعی: تحقیقی و اسلوبی جائزہ، ایم فل، سید توقیر حسین شاہ، طیب منیر، انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی اسلام آباد،

تحقیق میں پیر نصیر الدین نصیرؒ کی اردو رباعی کے فن اور اسلوب پر مفصل روشنی ڈالتی ہے۔ محققین نے واضح کیا ہے کہ پیرؒ کی رباعیاں نہ صرف ادبی جمالیات کی حامل ہیں بلکہ فکری، اخلاقی اور روحانی مضامین کی ترجمان بھی ہیں۔ تحقیق میں یہ بات نمایاں کی گئی ہے کہ رباعیوں میں پیرؒ نے اسلامی تعلیمات، تصوف اور اخلاقیات کو نہایت نفاست اور اختصار کے ساتھ پیش کیا ہے، اور ہر رباعی میں معنوی گہرائی اور روحانی پیغام موجود ہے۔ محققین نے ان کی رباعیوں کے لسانی اسلوب، محاوراتی حسن اور معنوی تلمیحات کا تجزیہ کرتے ہوئے دکھایا ہے کہ یہ کلام قاری کو نہ صرف فکری اور ادبی لذت فراہم کرتا ہے بلکہ روحانی و اخلاقی تربیت کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق سید نصیر الدین نصیرؒ کی اردو رباعی کے ادبی، تحقیقی اور روحانی پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے اور اردو شاعری اور صوفیانہ ادب کے مطالعے کے لیے ایک معتبر حوالہ فراہم کرتی ہے۔

11۔ حضرت پیر سیّد نصیر الدین گیلانی کا فرد تصوف میں کردار، ایم اے، محمد احمد چشتی، شبیر احمد جامی، منہاج یونی ورسٹی، لاہور۔

یہ تحقیق پیر نصیر الدین گیلانیؒ کی صوفیانہ خدمات اور روحانی اثرات پر مفصل روشنی ڈالتی ہے۔ محققین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پیرؒ کا فرد تصوف میں کردار صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی و تربیتی پہلوؤں پر بھی محیط تھا، اور انہوں نے مریدین کی روحانی رہنمائی، تزکیہ نفس، اور اخلاقی تربیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

OPEN ACCESS
CC BY

تحقیق میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ پیرؒ کی تعلیمات میں شریعت و طریقت کا توازن، عشقِ الٰہی، اور اللہ کی قربت کے مراحل باریکی سے بیان کیے گئے ہیں، اور ان کی شخصیت نے اپنے وقت میں صوفیانہ ماحول کو روحانی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق فعال رکھا۔ محققین نے پیرؒ کے فرد تصوف میں کردار کو ماضی اور معاصر صوفیانہ روایات کے تناظر میں بھی پیش کیا ہے، جس سے قاری کو ان کی روحانی بصیرت، فکری گہرائی، اور تربیتی حکمت کا بخوبی ادراک حاصل ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق پیر سیّد نصیر الدین گیلانیؒ کے فرد تصوف میں کردار اور اثرات پر ایک معتبر اور علمی جائزہ فراہم کرتی ہے اور صوفیانہ علوم کے مطالعے کے لیے اہم حوالہ ہے۔

جامعات میں ان پر ہونے والی تحقیق نے زیادہ تر روحانی، ادبی اور نظریاتی پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے، جیسے قرآنی وحدیثی تلمیحات، صوفیانہ تعلیمات، اردو رباعی، منقبت نگاری، توحید اور اخلاقی تربیت، جبکہ عملی اور موازنہ جاتی مطالعات محدود ہیں۔

نتائج :

1. **روحانی وفکری پہلو :** پیر نصیر الدین نصیرؒ نے تصوف کو عملی اور معاشرتی خدمت کے ساتھ مربوط کیا، اور مریدین کی تربیت، اخلاقی اصلاح اور سلوک میں نمایاں کردار ادا کیا۔
2. **قرآنی وحدیثی تلمیحات :** ان کی شاعری میں قرآن وسنت کی گہرائی اور اخلاقی تعلیمات واضح ہیں، جو قاری کو روحانی بصیرت اور عملی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔
3. **ادبی خدمات :** پیرؒ کی شاعری اور کلام میں عشقِ رسول ﷺ، معرفتِ الٰہی، تزکیہ نفس، اخلاقی اصول اور روحانی لطافت کے عناصر نمایاں ہیں۔ ان کی اردو، فارسی، عربی اور پنجابی شاعری علمی وادبی نقطہ نظر سے قابل مطالعہ ہے۔
4. **سماجی اثرات :** انہوں نے فرقہ واریت، شدت پسندی اور تکفیر کے خلاف علمی واخلاقی موقف اپنایا اور امت میں اتحاد واعتدال کی تعلیم دی۔
5. **نظریاتی استقلال :** پیرؒ کے نظریات شریعت، طریقت، معرفت وعشقِ رسول ﷺ، وحدتِ انسانیت اور اخلاقی تربیت پر مکمل طور پر مبنی ہیں، جو معاصر مسائل کے حل میں بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔
6. **تحقیقی خلا :** عملی، موازنہ جاتی اور بین الاقوامی تناظر میں ان کے نظریات پر تحقیق محدود ہے، اور ادبی خدمات کا نظامی تجزیہ بھی کم پایا گیا ہے۔

سفارشات :

1. پیر سید نصیر الدین نصیرؒ کی روحانی، علمی اور ادبی خدمات پر جامع کتابی اور تحقیقی مطالعہ مرتب کیا جائے۔
2. ان کے خطبات، رسائل اور کلام کا ڈیجیٹل آرکائیونگ کیا جائے تاکہ محققین آسانی سے بنیادی مواد تک رسائی حاصل کر سکیں۔
3. ان کے نظریات کو معاصر صوفیانہ فکر اور بین الاقوامی تناظر میں مطالعہ کیا جائے۔
4. ان کی شاعری، رباعی اور منقبت نگاری پر فنی واسلوبی تجزیہ مزید تحقیقی بنیادوں پر کیا جائے۔
5. عملی وتربیتی پہلوؤں، خصوصاً مریدین کی تربیت، اخلاقی اصلاح اور معاشرتی خدمات پر تفصیلی مطالعہ کیا جائے۔

---

[1] https://dailypakistan.com.pk/19-Aug-2024/1745272

[2] https://dailypakistan.com.pk/01-Nov-2018/873938

[33] https://www.rekhta.org/poets/peer-nasiruddin-shah-naseer/profile?lang=ur

[4] https://www.thenews.com.pk/archive/print/161448-pir-naseeruddin-laid-to-rest

[5] http://archive.org/details/jpg2pdf_202111

[6] https://nawadiraat.org/poems/7326?lang=ur

[7] https://www.dawn.com/news/343396/pir-naseeruddin-laid-to-rest

[8] نصیر الدین نصیر، پیر سید، معارفِ نصیری، گولڑہ شریف: مکتبہ نصیریہ، ص 40–70۔

[9] نصیر الدین نصیر، پیر سید۔ (2009). نصیر الخطابات: ملفوظات وخطبات پیر سید نصیر الدین نصیر ۔ گولڑہ شریف: ادارہ روحانیہ گولڑہ شریف۔ ص-45

[10] نصیر الدین نصیرؒ، پیر سید، تجلیاتِ نصیری، ایڈیشن: مکتبہ غوثیہ، گولڑہ شریف، ص 11–25۔

[11] نصیرالدین نصیر، پیر سید۔ شرح قصیدہ بردہ، گولڑہ شریف: مکتبہ غوثیہ، ص15–18.

[12] ۔ نصیرالدین نصیر، پیر سید مکتوباتِ نصیری، مکتوب نمبر 3، 7، 12، گولڑہ شریف ایڈیشن۔

[13] نصیر، پیر سید نصیرالدین .(2004) . خطباتِ نصیر، جلد اوّل . گولڑہ شریف: مکتبہ غوثیہ۔ خصوصاً باب: ''اسلام اور بین المذاہب ہم آہنگی''، ص112–118۔

[14] خطباتِ نصیر، جلد 1، ص55–90، جلد2ص112–130

[15] نصیرالدین نصیر، پیر سید . فتاویٰ، گولڑہ شریف: مکتبہ غوثیہ، ص20–60۔

[16] نصیرالدین نصیر، پیر سید، نقشِ دوام، گولڑہ شریف: مکتبہ غوثیہ، ص30–55.

[17] نصیرالدین نصیر، پیر سید، دیوان نصیر، حصہ نعتیہ، گولڑہ شریف، ص5–120۔

[18] نصیرالدین نصیر، پیر سید۔ . نظریاتی مقالہ جات و خطبات پیر نصیرالدین نصیر، گولڑہ شریف: ادارہ روحانیہ گولڑہ شریف، ص10–45.

[19] نصیرالدین نصیر، پیر سید، نصیری خطبات برائے نوجوانان (نوجوانانِ اسلام، خطبہ نمبر 4)، گولڑہ شریف: ادارہ روحانیہ گولڑہ شریف، ص22–40.